بیان نمبر:13

بیان: جمعۃ المبارک

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم ،اما بعد

سامعین محتشم !

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے ,,**رمضان اور روزے کی اھمیت**،،

(**نوٹ:** عموماً ہمارے ہاں رمضان وروزے اوراعتکاف کے فضائل ومسائل انکے شروع ہونے کے بعد بیان کئے جاتے ہیں۔جبکہ کئی دن گزر چکے ہوتے ہیں،مناسب یہ ہے کہ انکی آمد سے قبل ہی نہ صرف فضائل بلکہ مسائل بھی بیان کئے جائیں تاکہ ابتدا سے ہی عوام مفسدات ومکروہات سے بچ کر عبادات مکمل کرسکیں)

خدائے رحمٰن جلّ جلالہ وجلّ شانُہٗ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے امت مصطفوی کو ماہ رمضان جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی کہ جسکی ہر گھڑی ہی رحمت بھری ہے،رمضان المبارک میں ہر نیکی کا ثواب 70 گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔(مرأۃ المناجیح ،ج 3ص 137) نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا کر دیا جاتا ہے،عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دعا پر آمین کہتے ہیں،اور فرمان مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے مطابق: ,,رمضان کے روزہ دار کیلئے مچھلیاں افطار کے وقت دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں،،(الترغیب والترھیب،ج2ص55،الحدیث:6)

اس ماہ مبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ جلّ شانُہٗ نے اس میں قرآن مجید فرقان حمید نازل فرمایا ہے،چنانچہ ارشاد فرمایا:

,,شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ،،(پارہ 2،سورۃ البقرۃ،آیت نمبر185)

ترجمہ:رمضان کا مہینہ جسمیں قرآن اترا،(جسمیں)لوگوں کیلئے ہدایت،رہنمائی اور فیصلے کی روشن باتیں ہیں،تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں) اس لئے ہیں کہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں ماہ رمضان کی عظمت وفضیلت کا بیان ہے اور اس کی دو اہم ترین فضیلتیں ہیں،پہلی یہ کہ اس مہینے میں قرآن اترا اور دوسری یہ کہ روزوں کیلئے اس مہینے کا انتخاب ہوا۔

اس مہینے میں قرآن اترنے کے یہ معانی ہیں:(1) رمضان وہ ہے جس کی شان وشرافت کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔

(2) قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتداء رمضان میں ہوئی۔(تفسیر کبیر،سورۃ البقرۃ ،تحت الآیۃ :185،ج2ص252,253)

(3) مکمل قرآن کریم رمضان المبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا۔(تفسیر خازن ،سورۃ البقرۃ،تحت الآیۃ :185،ج1،ص121)

یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حکمت کے مطابق جتنا جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا جبریل امین لاتے رہے اور یہ نزول 23 سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں نزول قرآن کے بابرکت مہینے کا نام ,,رمضان،، ارشاد فرمایا۔اور رمضان یہ ,,رَمَضٌ،، سے بنا ہے جسکے معنی ہیں ,,گرمی سے جلنا،، کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اس کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیئے گئے،اتفاق سے اس وقت رمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے یہ نام رکھ دیا (النھایۃ لابن الاثیر،ج2ص240)

مفسر شہیر حکیم الامت **مفتی احمد یار خان نعیمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات:3 رمضان 1391ھ مطابق:24 اکتوبر 1971) فرماتے ہیں:بعض مفسرین نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اسی سے اسکا نام

ہوا، جو مہینہ گرمی میں تھا اسے رمضان کہہ دیا گیا اور جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع الاول اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اسے جمادی الاولیٰ کہا گیا۔(تفسیر نعیمی ،ج2ص205)

عظمت والی چیز سے نسبت کی برکت

رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہ رمضان کو عظمت وشرافت ملی۔اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف وعظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ قیامت تک شرف والا ہو جاتا ہے۔اسی لئے جس دن اور جس گھڑی حضور جان عالم ﷺ کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ بھی عظمت وشرافت والے ہو گئے ،جیسے حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی روزِ جمعہ پیدائش پر جمعہ کا دن عظمتِ والا ہو گیا۔(صحیح مسلم شریف ،کتاب الجمعۃ ،باب فضل یوم الجمعۃ ،ص425،الحدیث:854(17)) حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش، وصال اور (روز قیامت) زندہ اٹھائے جانے کے دن پر قرآن مجید میں سلام فرمایا گیا۔(سورۃ مریم ،آیت: 15) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی پیدائش، وصال اور زندہ اٹھائے جانے کے دن پر سلام فرمانا قرآن میں مذکور ہے۔(سورۃ مریم ،آیت :33)

نوٹ:اس آیت مقدسہ میں قرآن مجید کی 3 شانیں بیان ہوئیں:

(1) قرآن ہدایت ہے (2) روشن نشانیوں پر مشتمل ہے (3) حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے

قرآن شریف کے 23 نام ہیں اور یہاں قرآن مجید کا دوسرا نام فرقان ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں 4 چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ رب العزت ان کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے،اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر فرمائے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔(2) شام کے وقت ان کے منہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوشبو سے بھی بہتر ہے۔(3) فرشتے ہر رات اور دن انکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔(4) اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے: میرے نیک بندوں کیلئے مُزَیَّن (آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔(5) جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ (رات) لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں ،کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔(شعب الایمان ،ج3ص303،الحدیث:3603)

سبحان اللہ! اتنے فضائل وکمالات والا مہینہ، پھر بھی ہم اس مہینے کے روزے رکھنے سے گھبرائیں، ہرگز نہیں ،جس رب العزت نے ہمیں گیارہ مہینے کھلایا، پلایا وہ اگر ایک ماہ وہ بھی صرف دن کے وقت کھانے پینے سے منع فرمادے اور اس فاقے میں بھی ہمارے جسم وروح ،ظاہر وباطن اور دنیا وآخرت کا فائدہ ہو تو ضرور اسکی اطاعت کرنی چاہئے۔اور پھر روزے صرف ہم پر ہی لازم نہیں بلکہ یہ بہت قدیم عبادت ہے، جیسا کہ کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ,,كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ،، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔(سورۃ البقرۃ، آیت:183) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں اگرچہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔

یاد رہے! رمضان کے روزے 10 شعبان المعظم 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔(درمختار، کتاب الصوم ،ج3ص383)

روزے کا مقصد

روزے کا حقیقی مقصد تقوٰی وپرہیز گاری کا حصول ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ,,لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ،، تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔(سورۃ البقرۃ ،آیت : 183) روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی

خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے، قرآن مجید میں ہے: "وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى، فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى"، اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو بیشک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔(سورۃ النازعات، آیت : 40,41) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ شہوت کو ختم کرنے والا ہے۔(بخاری شریف: کتاب النکاح ،باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم ،ج3،ص422،الحدیث:5066)

روزہ چھوڑنے کی اجازت کسے ؟

یاد رہے! حیض ونفاس والی عورت کو تو روزہ رکھنے کی اجازت ہی نہیں وہ تو بعد میں قضا کرے گی۔اس کے علاوہ بھی چند افراد ہیں جنہیں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔آیت مقدسہ میں بطور خاص بیمار اور مسافر کو رخصت دی گئی ہے لیکن یاد رہے! سفر سے مراد 8,10 کلومیٹر نہیں جیسا کہ آج کل 8,10 کلومیٹر بھی سفر کرنا ہو تو روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں "ہم تو مسافر ہیں اس لئے روزہ چھوڑا ہے"، حالانکہ شریعت مطہرہ کے نزدیک مسافر تب کہلائے گا جب کم از کم 92 کلومیٹر سفر کرنا ہو۔اس سے کم سفر ہے تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہرگز نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم ،فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم ،ج3ص462,463)

مریض کو بھی رخصت ہے جبکہ اسے روزہ رکھنے سے مرض میں زیادتی یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ روزہ چھوڑ دے اور بعد میں ممنوع ایام (جن میں روزہ شرعاً منع ہے، یہ عید الفطر کا دن اور 4 ایام تشریق یعنی 9 تا 13 ذوالحجۃ الحرام ہیں) کے علاوہ اور دنوں میں روزہ رکھ لے۔ البتہ مریض کو محض زیادہ بیماری یا ہلاکت کے صرف وہم کی بناء پر روزہ چھوڑنا ہرگز جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ کسی دلیل یا سابقہ تجربہ یا کسی ایسے ماہر ڈاکٹر کے کہنے سے غالب گمان حاصل ہو جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو۔(اعلانیہ فرائض وواجبات چھوڑنے والا.. یا.. حرام ومکروہ تحریمی کام کرنے والا نہ ہو)(ردالمحتار ،کتاب الصوم ،فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم ،ص3،ص 464)

روزے کی رخصت کے چند اہم مسائل

(1) جو فی الحال بیمار نہ ہو لیکن مسلمان ماہر ڈاکٹر یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے۔

(2) حاملہ.. یا.. دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی.. یا.. بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار (روزہ چھوڑنا) جائز ہے۔

(3) جس مسافر نے طلوع فجر (روزہ بند ہونے) سے قبل سفر شروع کیا اسکو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن جس نے طلوع فجر کے بعد سفر کیا اس کو اس دن کا روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔(بہار شریعت ،حصہ 5ج1،ص1003)

وہ بوڑھا شخص جسکی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہو کہ روزہ رکھ سکے، اس کیلئے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے فدیے کے طور پر نصف صاع یعنی 80 گرام کم 2 کلو گندم.. یا.. اس کا آٹا.. یا.. اس کی قیمت دیدے اور اگر فدیہ جَو سے دینا ہو تو گندم سے دُگنا دینا ہوگا۔
(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم ،فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم ،ج3،ص471,472)

نوٹ: فی روزے کا فدیہ صدقہ فطر کی مقدار ہے یعنی جتنا فطرانہ ہوگا اتنا ہی فی روزے کا فدیہ ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے! اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ رکھنا لازم ہو جائے گا۔(عالمگیری ،کتاب الصوم ،الباب الخامس ،ج1،ص207) اور اگر کوئی شیخ فانی (بوڑھا شخص) غریب ونادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار

کرتا رہے۔(درمختار،کتاب الصوم،فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم،ج3،ص472)
فدیہ کی مقدار تو مخصوص ہے لیکن اگر کوئی زیادہ دینا چاہے تو بخوشی دے سکتا ہے۔جتنا زیادہ دے گا اتنا ہی ثواب بڑھتا جائے گا۔جیسے بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑنے پر پورا باغ صدقہ کردیا۔یہاں یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ مسافر ومریض کو روزہ نہ رکھنے کی اگرچہ اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر وافضل روزہ رکھنا ہی ہے جیسے کہ ارشاد فرمایا: ,,وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ،، اورتمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔(سورۃ البقرۃ،آیت 184)

روزے کے طبی فوائد

طبی (میڈیکل کے) لحاظ سے روزوں کے بے شمار فوائد ہیں ان میں سے 6 فوائد ملاحظہ فرمائیں۔
(1)روزہ رکھنے سے معدہ کی تکالیف اوراس کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں اورنظام ہضم بہتر ہوجاتا ہے۔
(2)روزہ شوگر لیول،کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اوراسکی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔
(3)روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہوجاتی ہے اوراس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔
(4)روزے سے جسمانی کھچاؤ،ذہنی تناؤ،ڈپریشن اورنفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔
(5)روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اوراضافی چربی ختم ہوجاتی ہے۔
(6)روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

روزے کی برکت سے شفا ملنا

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات:25صفر المظفر 1340ھ ،مطابق:27اکتوبر1921) فرماتے ہیں: ,,ابھی چند سال ہوئے ماہ رجب میں حضرت والد ماجد (مولانا نقی علی خان) قدس سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا:اب کے رمضان میں مرض شدید ہوگا،روزہ نہ چھوڑنا۔ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب (ڈاکٹر) وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بحمداللہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بفضلہ تعالیٰ شفادی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے:,,صُوْمُوْا تَصِحُّوْا،، روزہ رکھو تندرست ہوجاؤ گے۔(معجم الاوسط،باب المیم،من اسمه موسی ،ج6،ص146،الحدیث:8312،ملفوظات،حصه دوم،ص206)

اللہ کی آسانیاں

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی عبادت فرض فرمائی لیکن اپنی رحمت سے ہم پر تنگی نہیں کی بلکہ آسانی فرماتے ہوئے متبادل بھی عطا فرمادیئے۔روزہ فرض کیا لیکن رکھنے کی طاقت نہ ہو تو بعد میں رکھنے کی اجازت دیدی۔بعض صورتوں میں فدیہ کی اجازت دی ۔کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ورنہ لیٹ کر اشارے سے پڑھنے کی اجازت دی۔ایک مہینہ روزہ کا حکم فرمایا تو 11 مہینے دن میں کھانے پینے کی اجازت عطا فرمائی اور رمضان میں بھی راتوں کو کھانے کی اجازت سے نوازا بلکہ سحری وافطاری کے کھانے پر ثواب کا وعدہ فرمایا۔گنتی کے چند جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا تو ہزاروں جانوروں، پرندوں کا گوشت حلال فرمادیا۔کاروبار کے چند ایک طریقوں سے منع فرمایا تو ہزاروں طریقوں کی اجازت بھی عطا فرمائی۔مرد کیلئے ریشمی کپڑے منع کئے تو بیسیوں قسم کے کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔الغرض یوں غور کریں تو آیت کریمہ کا معنیٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا ہے کہ ,,یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ،، اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا۔

خادم العلم والعلماء: **ابو حمزہ محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس ایپ نمبر: 0313.7013113